السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا شاگرد استاد سے مسائل میں اختلاف کرسکتا ہے؟ اس اختلاف کی بنا پر استاد شاگرد کو عاق کہنے کا مجاز ہے؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسائل کے اختلاف سے شاگرد عاق نہیں بنتا بلکہ یہ ایک لازمی شے ہے اس لیے ہمیشہ شاگرد اپنے اساتذہ کی مخالفت کرتے رہے۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ کے شاگرد ہیں مگر بہت سے مسائل میں ان کے خلاف ہیں۔ اس لیے یہ دو مذہب الگ الگ قرار پائے۔ اسی طرح امام احمدؒ، امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں مگر مذہب ان کا بھی الگ الگ ہے امام ابو حنیفہؒ کے بڑے دونوں شاگرد امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اپنے استاد سے قریباً دو تہائی مذہب میں خلاف ہیں۔ امام مسلمؒ، امام بخاری کے شاگرد ہیں۔ مگر بعض مسائل میں ایسے خلاف ہیں کہ استاد کے حق میں سختی پر اتر آئے ہیں۔ مقدمہ مسلم پڑھ کر دیکھیے اسی طرح امام بخاریؒ بواسطہ امام حمیدیؒ۔ امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں۔ لیکن مسائل میں امام شافعیؒ کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ جو کچھ اپنی تحقیق ہے اس کے پابند ہیں۔ خیر قرون میں اس قسم کے اختلافات بہت ہیں مگر کسی استاد نے شاگرد کو اس بناء پر عاق نہیں کہا۔

جس شخص نے مسئلہ کے اختلاف کی وجہ سے اپنے شاگرد کو عاق کہا ہے وہ خود شریعت کا عاق ہے۔ کیونکہ شریعت اندھی تقلید کی اجازت نہیں دیتی اس قسم کی تقلید شریعت میں ایک امر محدث ہے۔ جو ایسی تقلید کرانی چاہتا ہے وہ ایک امر محدث کا مرتکب ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

"وشر الامور محدثاتها وكل محدث بدعة وكل بدعة ضلالة"

پس اس شخص کو لازم ہے کہ اس بات سے توبہ کرے اور آئندہ اس قسم کے مسائل میں اختلاف کی وجہ سے اپنے کسی شاگرد کو عاق نہ کہے ورنہ خود شریعت سے عاق سمجھا جائے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص106

محدث فتویٰ